کلام نبویؐ کی کرنیں

مولانا عبدالمالک

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن یا ایک رات گھر سے نکلے تو دیکھا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ بھی اپنے گھروں سے باہر نکلے ہوئے ہیں۔ آپؐ نے دونوں سے پوچھا: اس وقت اپنے گھروں سے باہر کیسے نکلے ہیں؟ انھوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! بھوک کی وجہ سے باہر نکلے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں بھی بھوک کے سبب نکلا ہوں۔ اچھا، تو آؤ چلتے ہیں۔ وہ آپؐ کے ساتھ چل پڑے۔ آپؐ ایک انصاری صحابیؓ کے گھر تشریف لے گئے تو معلوم ہوا کہ وہ گھر میں نہیں ہے۔ جب ان کی بیوی نے آپؐ کو دیکھا تو آپؐ کا اھلًا مرحبا کے کلمات سے استقبال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: فلاں آدمی (آپ کا شوہر) کہاں ہے؟ تو اس نے جواب دیا: وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہے۔ اتنے میں وہ انصاری بھی آ گئے۔ انھوں نے رسولؐ اللہ اور آپؐ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھ کر الحمدللہ کہا، اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا: آج کے دن کوئی بھی ایسا میزبان نہیں ہے جو مجھ سے زیادہ مکرم و معزز ہو۔

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ یہ کہہ کر وہ باغ میں چلے گئے۔ کھجوروں کا ایک بڑا خوشہ لے کر آ گئے جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں۔ خوشہ آپؐ کے سامنے رکھا اور عرض کیا: اس سے کھجوریں تناول فرمائیں۔ پھر چھری پکڑی تاکہ بکری ذبح کر کے گوشت تیار کریں اور وہ بھی آپؐ کی خدمت میں پیش کریں۔ آپؐ نے ان کے ارادے کو بھانپ کر فرمایا: دودھ دینے والی بکری نہ ذبح کرنا۔ وہ گوشت بھی تیار کر کے لے آئے۔ آپؐ نے کھجوریں اور گوشت کھایا اور ٹھنڈا میٹھا پانی پیا۔ جب کھانے اور پانی سے سیر ہو گئے تو ابوبکرؓ اور عمرؓ سے فرمایا: قیامت کے روز تم سے ان نعمتوں کے

بارے میں پوچھا جائے گا۔تم بھوکے نکلے تھے، پھر اس حال میں اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہو کہ ان نعمتوں سے سیر ہو گئے۔(مسلم، مشکوٰۃ، باب الضیافۃ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی زندگی بسر کی، اس کا ایک نمونہ اس حدیث سے سامنے آتا ہے۔ ۷ہجری میں حضرت ابوہریرہؓ مسلمان ہوئے ہیں، یہ واقعہ اس کے بعد کا ہے۔فتوحات بھی ملیں، خیبر بھی فتح ہوا، یہودیوں کی زمینیں بھی قبضے میں آئیں، کھجوروں کے باغات بھی آپ کو مل گئے لیکن اس کے باوجود گھروں کی یہ حالت ہوتی تھی کہ بعض اوقات کھانے کے لیے کچھ بھی نہ ہوتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کا عموماً یہی حال تھا، اس لیے کہ قبضے میں آنے والے خزانے اپنے گھروں میں جمع کرنے کے بجائے فقرا و مساکین اور مسافروں میں تقسیم کر دیے جاتے تھے۔ یہ ہے وہ حکومت جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی۔کاش! آج کے مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنے پیش نظر رکھ کر ایسی حکومت قائم کریں جو حکومت کے خزانوں سے حاجت مند مسلمانوں اور شہریوں کی ضروریات پوری کریں۔

○

حضرت اُمیمہ بنت رقیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے اور چند عورتوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی، تو آپؐ نے فرمایا: یوں کہو کہ ہم اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق اطاعت کریں گی۔اس پر میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسولؐ ہم پر ہمارے نفسوں سے بڑھ کر مہربان ہیں۔ ہم نے درخواست کی کہ یارسولؐ اللہ! ہم سے مبارک ہاتھ سے مصافحہ کر کے بیعت لیں تو آپؐ نے فرمایا: میں عورتوں کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا، بلکہ زبانی بیعت لیتا ہوں اور ایک سو عورتوں سے بھی اسی طرح بیک وقت چند زبانی کلمات سے بیعت لیتا ہوں جس طرح ایک عورت سے۔(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ باب الصلح)

دین اسلام آسان دین ہے اور انسانوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا جس کی استطاعت ہمارے اندر نہ ہو۔خواتین کو بھی وہی احکام دیے ہیں جن پر وہ آسانی سے عمل کر سکتی ہیں اور جہاں انھیں مشکلات پیش آسکتی ہوں وہاں انھیں استثنا دیا گیا ہے، مثلاً حدود و قصاص کے معاملات میں عورتوں پر گواہی کا بوجھ نہیں ڈالا گیا۔ عورتوں کے ساتھ مردوں کا مصافحہ کرنا مغربی کلچر ہے۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی طیب و طاہر معصوم ذات

اگر عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتی تو دوسرا کوئی کیسے مصافحہ کرسکتا ہے؟

○

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے ایک آدمی کھانا کھالے تو یوں دعا کرے: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ، ''اے اللہ! ہمارے اس کھانے میں ہمیں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھانا عنایت فرما''۔ اور جب دودھ پیے تو یوں دعا کرے: اے اللہ! ہمیں اس دودھ میں برکت عطا فرما اور ہمیں زیادہ دودھ عنایت فرما۔ کوئی چیز بھی کھانے اور دودھ دونوں کی جگہ نہیں لیتی مگر دودھ۔ اس لیے جب دودھ پیے تو کسی اور چیز کے بجاے دودھ کی کثرت کی دعا کرے۔(ترمذی، ابوداؤد)

کھانا ہو یا دودھ اس وقت تک کارآمد نہیں ہے جب تک اللہ تعالیٰ اسے برکت نہ دے دے۔ کھانا اور دودھ آدمی کے لیے اس وقت بابرکت ہیں جب وہ جزوِ بدن بن جائیں اس کی وجہ سے جسم میں مفید صحت خون دوڑے، بلڈپریشر اور شوگر وغیرہ جیسی کسی بھی بیماری کا سبب نہ بنے، اس کے بجاے جسم میں قوت پیدا کرے اور انسان مستعد اور فعال ہو، اپنے فرائض دنیوی و دینی اچھی طرح سے ادا کرے۔ اس لیے کھانے میں برکت کی دعا ضروری ہے۔ پھر دودھ کی اہمیت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذہن نشین کرادی کہ دودھ کھانا اور پانی دونوں کا مجموعہ ہے۔ دودھ کی افادیت قدیم اور جدید طب اور عوامی تجربات سے اچھی طرح واضح ہے۔ حکومت اور دودھ فروشوں کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو خالص دودھ فراہم کریں۔ اسی طرح باقی چیزوں میں بھی ملاوٹ سے پرہیز کریں۔ آج زیادہ بیماریاں اس وجہ سے پھیل گئی ہیں کہ خالص اور قدرتی غذائیں میسر نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق بھی کمزور ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کا سلسلہ بھی ختم ہے، اور اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری اور عملِ صالح کی برکتوں سے بھی ہم محروم ہیں۔

○

حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: گھر کے کام کاج کیا کرتے تھے، جب اذان سنتے تو مسجد کے لیے نکل جاتے۔ (بخاری، کتاب النفقات)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مصروفیات بے پناہ تھیں۔ آپؐ پر قرآن پاک اُترتا تو آپؐ اسے اپنے سینے میں محفوظ کرتے، اپنے صحابہ کرامؓ کو یاد کراتے، اس کی تعلیم دیتے، اس پر عمل کرتے اور عمل کراتے، اس کی

تبلیغ کرتے، اس کی تنفیذ کے لیے جہاد کرتے لیکن اس کے باوجود گھر کے کاموں میں اہلِ خانہ کے ساتھ ہاتھ بٹاتے اور گھر میں عبادت کے ساتھ مسجد میں حاضری کی بھی پوری طرح پابندی فرماتے، خود جماعت کراتے اور نماز کے بعد لوگوں سے عمومی ملاقاتیں بھی کرتے اور لوگوں کے مسائل بھی حل کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمارے لیے بڑا نمونہ ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ تمام فرائض کو مستعدی سے ادا کریں اور اہلِ خانہ کی بھی رعایت کریں اور ان کے کاموں میں انھیں بھی مدد دیں۔

○

حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت حسن بصری نے بیان کیا کہ معقل بن یسار کی بہن ایک آدمی کے نکاح میں تھی۔ اس نے اسے طلاق دے دی۔ عدت میں اس سے رجوع نہ کیا۔ مدت گزرنے کے بعد دوبارہ معقل بن یسار کو اس سے نکاح کا پیغام بھیجا تو معقل بن یسار نے اس کے طرزِ عمل پر غیرت کھائی اور کہا کہ پہلے طلاق دی، پھر عدت میں بھی اس سے رجوع نہ کیا۔ میری بہن کی اس قدر تذلیل کی اب پھر نکاح کرنا چاہتا ہے۔ میں اپنی بہن کو اس کے ساتھ کبھی بھی نکاح نہ کرنے دوں گا جب کہ بہن بھی دوبارہ نکاح پر راضی تھی۔ اس پر اللہ عزوجل نے قرآن پاک کی یہ آیت اُتاری: وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ (جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدّت پوری کرلیں، تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیرِتجویز شوہروں سے نکاح کرلیں، جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں البقرہ ۲:۲۳۲)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اسے آیت پڑھ کر سنائی تو انھوں نے غیرت وحمیت چھوڑ دی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے جھک گئے۔ (بخاری، کتاب الطلاق)

صحابہ کرامؓ کی یہ شان تھی کہ انھوں نے اپنی انانیت کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے آگے قربان کردیا۔ اللہ کے حکم کے سامنے انھوں نے سر جھکا دیے۔ آج کے مسلمان اپنی جاہلی رسوم و روایات کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ کے احکام کے مقابلے میں اُونچا کیے ہوئے ہیں، حتیٰ کہ ملکی نظام میں بھی اپنی پسند و ناپسند کو اللہ تعالیٰ کی پسند و ناپسند کے مقابلے میں ترجیح دی ہوئی ہے، نتیجتاً اسلامی نظام معطل ہے اور لادینی نظام قائم و نافذ ہے۔ کاش آج مسلمان معقل بن یسار اور صحابہ کرامؓ کو نمونۂ عمل بنا کر جاہلیت کے بتوں کو توڑ دیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کو عملی جامہ پہنا کر اپنی عظمت رفتہ کو بحال کردیں۔